بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۳۱﴾ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾

ترجمہ: اور نہ ہو جانا تم مشرکوں میں سے یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ ہر فرقہ اس (طریقے) پر جو ان کے پاس ہے مگن ہے۔

خطبہ

جمعۃ المبارک

''۲۲ فروری ۲۰۱۳ بمطابق ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۳۴ ھجری''

عنوان

کلمہ طیبہ اور اس کے تقاضے

زیر اہتمام　شعبہ دینی امور جوہری ٹرسٹ (جامع مسجد الرحمٰن، نئی آبادی اٹاری سروبہ، لاہور)

نوٹ: ہم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ الحمد اللہ ہمارا کسی فرقہ، کسی مسلک، کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمارا عزم ہے کہ ہم نے اپنے معاشرے سے انتشار اور افتراق (صوبائیت، لسانیت اور فرقہ واریت) کو ختم کرنا ہے اور بہترین معاشرہ بنانا ہے اس کے لیے ہم نے ایک انسانی کوشش شروع کی ہے اور ہر انسانی کوشش میں غلطیوں کا امکان رہتا ہے لہٰذہ ہماری تحریر میں جو کچھ صحیح نظر آئے نورِ قرآنی ہے اور جہاں کہیں غلطی نظر آئے وہ ہماری کوتاہی ہے۔ اس ادنیٰ سی کوشش کو آپ تک پہنچانے کے لیے خطبات کا سلسلہ ایک کڑی ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ ہماری اس کاوش کو سراہیں گے اور آپ کو ہم اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں استقامت دے اور معاشرتی بہتری کے لیے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

زیر نگرانی:　محترم جاوید اختر جوہری صاحب

صدر جوہری ٹرسٹ و جامع مسجد الرحمٰن

اب آپ خطبہ جمعۃ المبارک انٹرنیٹ پر بھی دیکھ سکتے ہیں:

www.johritrust.org

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ ﴿۱۱۹﴾ (سورۃ التوبہ:۱۱۹)

کلمہ طیبہ کا رشتہ:

کلمہ طیبہ پڑھنے سے انسانیت کا آپس ایسا رشتہ قائم ہو جاتا ہے، چاہے کوئی مشرق کا رہنے والا ہو یا مغرب کا، کوئی زبان بولتا ہو، بات اس کی سمجھ میں آتی ہو یا نہ آتی ہو اس کی معاشرت، اس کی تہذیب، اور اس کی قومیت کچھ بھی ہو، لیکن جب یہ پتہ چل گیا کہ یہ مسلمان ہے اور کلمہ لا الہ الاّ اللہ محمد رسول اللہ کے رشتہ میں ہمارے ساتھ شریک ہے تو اس کے لیے دل کے اندر محبت کے جذبات ابھرنے شروع ہو جاتے ہیں، ہمیں اور آپ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے بہت سے رشتوں میں جوڑا ہے، ان میں جو سب سے مضبوط رشتہ ہے جو کبھی ٹوٹ نہیں سکتا، کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ جو کبھی کمزور نہیں پڑ سکتا، وہ رشتہ ہے کلمہ طیبہ لا الہ الاّ اللہ محمد رسول اللہ۔ اس رشتے کو کوئی ختم نہیں کر سکتا، ہمارے درمیان سرحدیں قائم ہو سکتی ہیں، پولیس اور فوج کے پہرے حائل ہو سکتے ہیں، دریا، سمندر اور پہاڑوں کے فاصلے حائل ہو سکتے ہیں، لیکن ان تمام باتوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک ایسے رشتے میں پرو دیا ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت ختم نہیں کر سکتی۔

اس کلمہ کے ذریعہ زندگی میں انقلاب آجاتا ہے:

یہ کلمہ جس نے ہمیں اور آپ کو جوڑا ہوا ہے، عجیب وغریب چیز ہے، عجیب وغریب مناظر دکھاتا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ کلمہ ایسا ہے کہ انسان کی زندگی میں اس کلمے کے پڑتے ہی اتنا بڑا انقلاب کوئی ہو ہی نہیں سکتا، ایک شخص جو اس کے پڑھنے سے پہلے کافر تھا، کلمہ پڑھنے سے مسلمان ہو گیا، اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک اس شخص نے کلمہ نہیں پڑھا تھا، اس وقت تک وہ جہنمی تھا، اللہ کا مبغوض تھا، دوزخ کا مستحق تھا، اور اس کلمے کو پڑھنے کے بعد ایک لمحے میں وہ شخص جنتی بن گیا اور اللہ تعالیٰ کا محبوب بن گیا، حدیث میں آتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ۔
گناہوں کی سزا بھگتنے کے بعد آخر انجام اس کا جنت ہے۔ کلمہ طیبہ پڑھنے کے بعد ایک شخص جہنم کے ساتویں طبقے سے نکل کر جنّت الفردوس کے اعلیٰ ترین طبقے تک پہنچ جاتا ہے۔

ایک چرواہے کا واقعہ:

غزوہ خیبر کے واقعہ میں جس میں نبی کریم ﷺ نے یہودیوں کے خلاف حملہ کیا، آپ ﷺ خیبر تشریف لے گئے تھے، خیبر کے قلعے کے باہر پڑاؤ ڈالا ہوا تھا اور اس کا محاصرہ کیا ہوا تھا اس میں کئی دن گزر گئے، لیکن قلعہ ابھی فتح نہیں ہوا تھا اندر سے ایک یہودیوں کا چرواہا باہر نکلا، وہ بکریاں چرا رہا تھا، سیاہ فام تھا، کالی رنگت تھی اور کسی یہودی نے اس کو بکریاں چرانے کے لئے اپنا نوکر رکھا ہوا تھا، وہ بکریاں چرانے کی غرض سے خیبر کے قلعے سے باہر نکلا، تو دیکھا کہ مسلمانوں کا لشکر آیا ہوا ہے اس نے سن رکھا تھا کہ محمد ﷺ حجاز سے یہاں پر حملہ کرنے کے لیے آئے ہوئے ہیں، یثرب کے بادشاہ ہیں، اس کے دل میں خیال آیا کہ ذرا میں بھی جا کر دیکھوں، آج تک میں نے کوئی بادشاہ نہیں دیکھا، اور دیکھ کے آؤں کہ یثرب کا بادشاہ کیسا ہے اور وہ کیا بات کہتا ہے، لوگوں سے پوچھ کر جب وہ آپ ﷺ کے خیمے کے پاس پہنچا تو کر حیران ہو گیا کہ ایک معمولی کھجور کا بنا ہوا خیمہ ہے نہ کوئی چوکیدار نہ پہرہ دار نہ کوئی مصاحب کچھ بھی نہیں ہے اس کے ذہن میں ایک بادشاہ کا جاہ وجلال شان وشوکت تھا لیکن وہاں ایسا کچھ نہیں تھا، خیر وہ چل کر اندر آیا، اندر سرکار دوعالم ﷺ تشریف فرما تھے اس نے آپ ﷺ کو دیکھا تو بڑی عجیب وغریب نورانی صورت نظر آئی، وہ جلوہ نظر آیا تو دل کچھ کچھنا شروع ہوا، جا کر عرض کیا آپ ﷺ یہاں کیوں تشریف لائے ہیں؟ آپ ﷺ کی دعوت اور پیغام کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری تو ایک ہی دعوت ہے اور وہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو اپنا معبود نہ مانو اور کلمہ لا الہ الاّ اللہ محمد رسول اللہ، پڑھ لو، آپ ﷺ کا جلوہ اور ارشادات ان دونوں کا اس کی طبیعت پر اثر ہونا شروع ہوا تو اس نے یہ پوچھا: اچھا یہ بتایئے کہ اگر میں آپ ﷺ کی دعوت کو قبول کر لوں اور لا الہ الاّ اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لوں تو میرا انجام کیا ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا انجام یہ ہو گا کہ تم تمام مسلمانوں کے برابر حقوق حاصل کر لو گے، ہم تمہیں سینے سے لگائیں گے اور جو

ایک مسلمان کا حق ہے وہ تمہارا بھی حق ہوگا، اس نے کہا آپ ﷺ مجھے سینے سے لگائیں گے؟ ساری عمر یہ بات کبھی اس کے تصور میں بھی نہیں آئی تھی کہ کوئی سردار، یا کوئی سربراہ، یا کوئی بادشاہ مجھے گلے لگا سکتا ہے، اس نے کہا کہ میری حالت تو یہ ہے کہ کہ رنگت کالی ہے، میں سیاہ فام ہوں اور میرے جسم سے بد بو اٹھ رہی ہے اس حالت میں آپ مجھے سینے سے کیسے لگائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم یہ ایمان قبول کرلو گے تو سب تم کو سینے سے لگائیں گے، تمہارے حقوق تمام مسلمانوں کے حقوق کی طرح ہوں گے اس نے کہا اگر یہ بات ہے تو میں مسلمان ہوتا ہوں اس نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا پھر اس نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ اب میں مسلمان ہو چکا ہوں اب میں کیا کروں؟ میرے ذمہ کیا فرائض ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم ایسے وقت میں مسلمان ہوئے ہو کہ نہ تو یہ کوئی نماز کا وقت ہے کہ تمہیں نماز پڑھوائی جائے، نہ یہ رمضان کا مہینہ ہے کہ تم سے روزہ رکھوایا جائے، نہ تمہارے پاس مال و دولت ہے کہ تم زکوٰۃ دو، اور اس وقت حج ابھی فرض نہیں ہوا تھا۔ البتہ اس وقت خیبر کے میدان میں ایک عبادت ہو رہی ہے اور یہ وہ عبادت ہے جو تلواروں کے سائے تلے ہوتی ہے، وہ ہے جہاد فی سبیل اللہ تو آؤ اور دوسرے مسلمانوں کے ساتھ اس میں شریک ہو جاؤ۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں جہاد میں شامل تو ہو جاؤں لیکن جہاد دو باتیں ممکن ہیں، یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں فتح عطا فرما دے اور یہ بھی ممکن ہے کہ انسان اپنا خون دے کر آئے اور اگر میں مر گیا تو میرا کیا انجام ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم اس جہاد میں شہید ہو گے تو میں تمہیں بشارت دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سیدھے جنت الفردوس کے اندر لے جائیں گے، تمہارے اس سیاہ جسم کو اللہ منور جسم بنا دیں گے تمہارے جسم کی بد بو خشبو میں بدل جائے گی اس نے کہا اگر یہ بات ہے تو مجھے کسی چیز کی حاجت نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ بکریاں جس کی ہیں اس کو واپس کر دو اور ان کو قلعے کے اندر چھوڑ آؤ، وہ چرواہا بکریاں چھوڑ کر جہاد میں شریک ہو گیا کئی روز تک جہاد جاری رہا جب ختم ہوا اور نبی کریم ﷺ حسب معمول شہدا اور زخمیوں کا جائزہ لینے کے لیے نکلے تو جہاں بہت سی لاشیں پڑیں ہوئیں تھیں، دیکھا ایک لاش پڑی ہے اس کے گرد صحابہؓ جمع ہیں اور آپس میں یہ مشورہ کر رہے ہیں کہ یہ کس کی لاش ہے؟ اس لیے کہ صحابہؓ اس کو پہچانتے نہیں تھے کہ کون ہے؟ آپ ﷺ تشریف لے گئے جا کر دیکھا تو وہی اسود غالبی کی لاش تھی، نبی کریم ﷺ نے اس کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ شخص بھی عجیب وغریب انسان ہے، یہ ایسا انسان ہے کہ اس نے اللہ کے لیے کوئی سجدہ نہیں کیا ایک نماز نہیں پڑھی اس نے کوئی روزہ نہیں رکھا اس نے ایک پیسہ اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کیا لیکن میری آنکھیں دیکھ رہی ہیں کہ یہ سیدھا جنت الفردوس میں پہنچ گیا ہے۔

بہر حال! یہ جو میں عرض کر رہا تھا کہ ایک لمحہ میں یہ کلمہ انسان کو جہنم سے نکال کر جنت الفردوس کے اعلیٰ طبقے تک پہنچا دیتا ہے۔

کلمہ پڑھ لینا، معاہدہ کرنا ہے:

لیکن سوال یہ ہے کہ کلمہ جو اتنا بڑا انقلاب برپا کرتا ہے کہ جو پہلے دوست تھے وہ دشمن بن گئے اور جو دشمن تھے وہ دوست بن گئے، بدر کے میدان میں باپ نے بیٹے کے خلاف اور بیٹے نے باپ کے خلاف تلوار اٹھائی ہے اس کلمہ کی وجہ سے، تو اتنا بڑا انقلاب جو برپا ہو رہا ہے، کیا یہ جادو ہے یا ان کلمات کے اندر کوئی تاثیر ہے کیا بات ہے؟ حقیقت میں یہ کوئی جادو یا طلسم قسم کے کلمات نہیں، حقیقت میں اس کلمہ کے ذریعہ جو انقلاب برپا ہوتا ہے وہ اس واسطے ہوتا ہے کہ جب میں یہ کلمہ پڑھتا ہوں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو اس میں میں اس بات کا معاہدہ کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو میں نے ایک معاہدہ اور اقرار کر لیا اس بات کا کہ اب حکم اگر مانوں گا تو صرف اللہ کا مانوں گا اللہ کے حکم کے آگے اپنا سر جھکا دوں گا اور اللہ کے علاوہ میں کسی اور کو اپنا معبود نہیں مانوں گا یہ ایک معاہدہ ہے جو انسان نے کر لیا ہے اور اللہ کو اللہ قرار دے لیا اور محمد ﷺ کو اللہ کا رسول قرار دے لیا جس کا مطلب یہ ہوا کہ محمد رسول اللہ اللہ کی طرف سے جو پیغام لے کے آئیں گے میں ان کو تہہ دل سے مانوں گا اور اس کے آگے سر تسلیم خم کروں گا، چاہے سمجھ آئے یا نہ آئے، چاہے عقل مانے یا نہ مانے دل چاہے یا نہ چاہے لیکن اللہ اور اس کے رسول کا جب حکم آ گیا تو اس بعد پھر اس کی سرتابی کرنے کی مجال نہیں ہوگی۔ یہ ہے معاہدہ، یہ ہے اقرار، یہ ہے میثاق، یہ ہے اعلان اس بات کا کہ آج سے میں نے اپنی زندگی کو اللہ اور اس اللہ کے رسول ﷺ کی مرضی کے تابع بنا لیا ہے۔ انسان جب یہ اقرار کر لیتا ہے تو اس دن سے وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے اور اس کی زندگی میں اتنا بڑا انقلاب برپا ہو جاتا ہے۔

کلمہ طیبہ کے تقاضے کیا ہیں؟

اس سے پتہ چلا کہ کلمہ لا الہ الاّ اللہ محمد رسول اللہ یہ محض کوئی زبانی جمع خرچ نہیں ہے کہ زبان سے کھ لیا اور بات ختم ہوگئی، بلکہ آپ نے جس دن یہ کلمہ پڑھا، اس دن آپ نے اپنے آپ کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کردیا اور اس بات کا وعدہ کرلیا کہ اب میری کچھ نہیں چلے گی، اب اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق زندگی گزاردوں گا۔ لہٰذا اس کلمہ کے کچھ تقاضے ہیں کہ زندگی گزارو تو کس طرح گزارو، عبادت کس طرح کرو، لوگوں کے ساتھ معاملات کس طرح کرو، اخلاق تمہارے کیسے ہوں، معاشرت تمہاری کیسی ہو، زندگی کے ایک ایک شعبے میں ہدایات ہیں جو اس کلمہ کے دائرہ میں آتی ہیں، اور وہ ہدایات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان مبارک سے بھی دے کر گئے ہیں اور اپنے افعال سے بھی، اپنی زندگی کی ایک ایک نقل و حرکت سے اور ایک ایک ادا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دین کا طریقہ سکھا کر دنیا سے تشریف لے گئے ہیں۔ اب مسلمان کا کام یہ ہے کہ اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کا علم حاصل کرکے اس کے مطابق اپنی زندگی گزارے، اور زندگی اس کے مطابق گزارنے کا نام ہی درحقیقت تقوی ہے، تقوی کے معنی اللہ کا ڈر، یہ کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے معاہدہ تو کرلیا ہے، لیکن جب میں آخرت میں باری تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوں تو مجھے شرمندگی اٹھانی پڑے کہ جو معاہدہ میں نے کیا تھا، میں نے اس معاہدہ کو پورا نہیں کیا، اس بات کا خوف اور اس بات کے ڈر کا نام تقوی ہے۔

تقویٰ حاصل کرنے کا طریقہ:

پورا قرآن اس سے بھرا ہوا ہے کہ اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو، سارے دین کا خلاصہ اس تقویٰ کے اندر آجاتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ:

وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ،

اللہ تعالیٰ کا کلام بھی عجیب وغریب ہے، اس کلام عجیب وغریب اعجازات ہیں، ایک جملہ کے اندر باری تعالیٰ جتنا کچھ انسان کے کرنے کا کام ہوتا ہے وہ بھی سارے کا سارا بتادیتے ہیں اور پھر اس پر عمل کرنے کا جو طریقہ ہے اور اس کا جو آسان راستہ ہے وہ بھی اپنی رحمت سے اپنے بندوں کو بتادیتے ہیں کہ ویسے کرنا تمہارے لیے مشکل ہوگا، ہم تمہیں راستہ بتادیتے ہیں۔ فرمایا اے ایمان والو تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ اختیار کرلیا تو اب اس کے بعد کس چیز کی ضرورت نہیں رہتی، تقویٰ میں سبھی کچھ آگیا، لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تقویٰ کیسے اختیار کریں؟ تقویٰ تو بڑا اونچا مقام ہے اس کے لیے بڑے تقاضے ہیں، بڑی شرائط ہیں، وہ کیسے اختیار کریں، کہاں سے اختیار کریں؟ اس کا جواب اگلے جملے میں اللہ تعالیٰ نے دے دیا کہ ویسے تقویٰ اختیار کرنا تمہارے لیے مشکل ہوگا لیکن آسان راستہ بتادیتے ہیں، وہ یہ کہ: وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ کہ تم سچے لوگوں کے ساتھی بن جاؤ، صادقین کے ساتھی بن جاؤ، سچے کا معنی صرف یہ نہیں کہ وہ سچ بولتے ہیں اور جھوٹ نہ بولتے ہوں بلکہ سچے کے معنی یہ ہیں کہ جو زبان کے سچے، جو بات کے سچے، جو معاملات کے سچے، جو معاشرت کے سچے، جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے کیے ہوئے معاہدے میں سچے ہیں ان کے ساتھی بن جاؤ اور ان کی صحبت اختیار کرو ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا شروع کردو، اللہ تعالیٰ ان کے تقویٰ کی جھلک تمہارے اندر بھی پیدا فرمادیں گے۔

صحابہؓ کرام نے دین کہاں سے حاصل کیا؟ کسی یونیورسٹی میں پڑھا؟ کسی کالج میں پڑھا؟ ایک ہی یونیورسٹی تھی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی اس سے اللہ تعالیٰ نے دین کا رنگ چڑھادیا، ایسا چڑھایا کہ اس آسمان وزمین کی نگاہوں نے دین کا ایسا رنگ نہ پہلے کبھی دیکھا تھا، نہ اس کے بعد دیکھ سکے گی۔

ھٰذا ما عندی و علم عند اللہ عزّ و جلّ

دُعائیں

اے رب العرش العظیم ہماری آنکھوں کی روشنی کو قرآنی الفاظ سے تیز فرمادے

اے رب العرش العظیم ہمارے کانوں میں اپنے دین کی مٹھاس بھر دے

اے رب العرش العظیم ہماری زبانوں کو اپنے نور کی مٹھاس سے بھر دے

اے رب العرش العظیم ہمارے دلوں کو اپنے نور سے منور کر دے

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن صور پھونکا جائے گا

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن حساب کتاب کے بعد اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن چہرے سیاہ کر دیے جائے گے

اے رب العرش العظیم ہماری مدد فرما

اے رب العرش العظیم ہمیں سیدھا راستہ دیکھا

فانصر علی القوم الکافرین

فانصر علی القوم الظالمین

فانصر علی القوم المشرکین

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟

جب ہم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقہ میں تقسیم نہ تھے تب قرطبہ پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیہ بھی مسلمانوں کی پہچان تھی تعلیمی درس گاہیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسداں بھی مسلمان تھے دنیا میں ہرنئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ہم نے صوبائیت ،لسانیت کو اپنایا اور فرقہ بندی کو اپنی پہچان بنایا تب سے ہم ہر شعبہ میں زوال کا شکار ہیں۔پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جارہی ہے۔آیئے ہم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پہچان بطور مسلمان کروائیں تاکہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گم شدہ میراث واپس مل جائے اور عظمت رفتہ بحال ہوجائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی ریاست میں صحابہؓ شان سے زندگی گزارتے تھے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ